HITEC ISLAMICUS
Vol- 1 Issue-1
ISSN- 2521-0777

A Comparative Analysis of Reiki Healing and Prophetic Medicine

ریکی طریقہ علاج اور طبِ نبویؐ کا تقابلی جائزہ

Shamsa Nawaz
M.Phil. Graduate, Department of Islamic Studies, University of Gujrat, Lecturer, Department of Islamic Studies, Punjab College Ali Pur Chatha, Punjab, Pk

Abstract

Reiki and Prophetic Medicine: A Comparative Overview Both Reiki and Prophetic Medicine are distinct historical, philosophical, and therapeutic approaches with various similarities and differences. Reiki: Reiki is a Japanese healing technique where an individual uses their hands to enhance or diminish the physical and mental influences of another person. It is often known as "healing touch" or "energy transfer." In Reiki, the practitioner employs specific hand movements and placed symbols to address physical or spiritual imbalances in another person. Prophetic Medicine: Prophetic Medicine is an Islamic approach based on Islamic teachings and the sayings of the Prophet Muhammad (peace be upon him). This method incorporates health-promoting elements, dietary guidelines, exercise, and supplications derived from the Quran and Hadith (sayings and actions of the Prophet). It aims to maintain a person's well-being through adherence to Islamic principles. Reiki Its fundamental philosophy is based on the regulation of energy and its transactions. Prophetic Medicine: Its foundational philosophy is rooted in Islamic principles and the sayings of Prophet Muhammad (peace be upon him). Reiki: A practitioner or Reiki master shares their energy with the patient to induce changes in the patient's energy. Prophetic Medicine: It includes dietary recommendations, supplications, and therapeutic principles based on Islamic teachings and the traditions of Prophet Muhammad (peace be upon him). Reiki: Patient participation is not necessary as the Reiki master channels their energy independently.Prophetic Medicine: Patients are encouraged to actively participate in their healing process through supplications and adherence to recommended treatments.

Both approaches differ in their foundational philosophies and methods, and individuals may choose the method that resonates best with their beliefs and preferences for improving their health.

Keywords- Reiki Healing and Prophetic Medicine

ریکی کا تصور طبِ نبویؐ میں

ا۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کا مراقبہ

گو کہ ریکی طریقہ علاج غیر مسلموں کی دریافت ہے مگر مسلمانوں نے اسکو قرآن وحدیث کی روشنی میں جانچنے کے بعد کچھ تبدیلیوں کے ساتھ قبول کیا اور نا معلوم سمبلز اپنانے اور ریکی ماسٹر سے مدد لینے کی بجائے لفظ 'اللہ' کو اپنا سمبل بنایا ہے اور اللہ وحدہ لاشریک سے ہی ہمیشہ مدد طلب کرتے ہیں مگر اس معاملے میں تحقیق نہ ہونے کی وجہ سے ریکی معالجین نے انفرادی سطح پر ہی کام کیا ہے، اگر طب سے متعلقہ احادیث کا جائزہ لیا جائے تو حقیقتاً ریکی طریقہ علاج ایک اسلامی طریقہ علاج نظر آئے گا

اسلامی نظریہ ریکی کے مطابق اسماء الحسنیٰ **'اللہ نور السموت والارض'** [1] کے خاص فریکوئنسی کوڈز ہیں جو صحت کا دروازہ کھولنے کے

لئے چابیوں کی مانند ہیں، اسلئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اسماء وصفات کے ساتھ اپنی زبان کو ذکرِ الٰہی سے تر رکھنا، دعائے نور پڑھنا، ہر نماز کے بعد تسبیحِ فاطمہ پڑھنا اور تہجد کے اوقات میں سورہ آلِ عمران کے آخری رکوع کی تلاوت کے ساتھ کائنات پر تفکر کرنا ہی مثبت رجحان اور صحت مند طرزِ زندگی کی دعوت دیتا ہے کیونکہ ریکی پیشے سے ہٹ کر انسانیت کی خدمت، صحت اور مثبت طرزِ زندگی بھی ہے اسلئے ریکی طریقہ علاج کو احادیث کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

۲۔ نماز کا مراقبہ

غیر مسلم اقوام ریکی طریقہ علاج میں اپنے سمبلز کا روزانہ مسلسل مراقبہ کرتے ہیں جبکہ مسلمان روزانہ دن میں پانچ مرتبہ نماز میں یکسوئی کا مراقبہ کرتے ہیں اور تمام دنیا سے الگ تھلگ ہو کر اپنے خالق سے مضبوط تعلق قائم کرتے ہیں جو انھیں روحانی طور پر مضبوط کرتا چلا جاتا ہے،اس یکسوئی کے لئے ہمیں واضح رہنمائی حدیثِ مبارکہ سے ملتی ہے۔

جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک دن لوگوں کے ساتھ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور ایک نیا آدمی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس آدمی نے پوچھا: "یارسول اللہ! احسان کیا ہے؟"

آپس میں مباحثہ کرتے ہوئے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو، ورنہ یہ عقیدہ لازمار کھو کہ اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمھیں ضرور دیکھ رہا ہے۔"

اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ احسان کی حقیقت یہ ہے کہ انسان اللہ کی عبادت اور اطاعت میں مصروف ہوتا ہے، اس طرح کے عمل سے اس نے اسلامی تعلیمات کو عملی شکل دینے کی راہ میں اہمیت دی ہے۔ عبادت کا مقصد یہ ہے کہ انسان اللہ کی قربانی میں مصروف ہو، چاہے وہ دنیا میں ہو یا نہ ہو۔[2]

"اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسے کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو" حدیث جبرئیل کا مطلب ہے کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت اتنی خوبصورتی سے کرے کہ اسے یہ محسوس ہوتا ہو کہ وہ اللہ کے قریب ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی عبادت کو دیکھ رہا ہے۔

اس میں ایک فکر ہے کہ عبادت صرف ظاہری روایات اور فرضی عمل نہیں ہونی چاہئے، بلکہ دل کی پاکیزگی اور خالصیت کے ساتھ ہر عمل کرنا چاہئے۔ یہاں مراد ہے کہ شخص اللہ کے سامنے اپنی عبادت میں خود کو بے خودی اور ایمان کی حالت میں محسوس کرے۔

ایسی عبادت میں محاورہ، مداومت، اور مراقبہ شامل ہوتا ہے۔ ان عملات کے ذریعے انسان اپنی روحانیت میں مضبوط ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا ہے۔ یہ مطلب ہے کہ عبادت صرف چہرے پر نمازیں پڑھنا ہی نہیں ہوتا، بلکہ دل کے اندر بھی ایمان، محبت، اور توجہ کی حالت ہونی چاہئے۔

یہ ایک طریقہ ہے جس سے انسان خود کو بہتر بنا سکتا ہے اور اللہ کے قریب ہوتا ہے۔ اس حدیث کی تعلیمات کو عمل میں لانے سے انسان اپنی فطرتی حالت میں اضافہ کرتا ہے اور روحانیت میں بلندیاں حاصل کرتا ہے۔

جاپانی تصور یہ ہے کہ کائناتی طاقتیں یا کشش ثقل وغیرہ کے اندر ایک تاثیر ہے یعنی ایک شفائی قوت ہے جبکہ اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ:

ترجمہ: ’بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں، جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے (۱) اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں (۲) کاش کہ مشرک لوگ جانتے جب کہ اللہ کے عذاب کو دیکھ کر (جان لیں گے) کہ تمام طاقت اللہ ہی کو ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے (تو ہرگز شرک نہ کرتے)‘۔[3]

نماز سے پوری طرح فائدہ وہی لوگ اٹھا سکتے ہیں جو اخلاص، پورے اہتمام اور ذہنی یکسوئی کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں ایسی نماز ادا کرنے سے ذہنی اور قلبی سکون حاصل ہوتا ہے نیز جسمانی، روحانی اور نفسیاتی بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے، زیادہ تر بیماریاں آجکل ذہنی خلفشار سے پیدا ہوتی ہیں لہٰذا ایک مسلمان دن میں پانچ مرتبہ درست نماز ادا کرنے سے اس ذہنی خلفشار سے بچ جاتا ہے، خشوع وخضوع سے ادا کی گئی نماز نہ صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ملاقات ہے بلکہ انسانی جسم کی مکمل اصلاح کا بہترین طریقہ کار بھی ہے اسلئے سنت کے مطابق نماز ادا کرنا جس میں اللہ کے ماسوا کا خیال تک نہ آئے اصلاحِ احوال کے ساتھ ساتھ مومن کی معراج بھی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ہمیں برائیوں اور بے حیائیوں سے بچنے کے لئے نماز کی تاکید کی گئی ہے[4]

۳۔ یکسوئی

جسمانی وروحانی صحت کے لئے، کسی بھی چیز میں ہنر مند ہونے کے لئے اور اپنی ذات میں مثبت تخلیقی صلاحیتیں اجاگر کرنے کے لئے انسان کو یکسو ہونا پڑتا ہے، کلاس میں یکسو رہنے والا طالب علم باقی سب سے آگے نکل جاتا ہے، دنیا کے کامیاب لوگوں کی زندگیوں کا جائزہ لینے پتہ چلتا ہے کہ وہ باقی لوگوں کی نسبت زیادہ یکسو تھے۔

حضرت ابراہیمؑ کے لئے قرآن میں "حنیفاً" کا لفظ آتا ہے جو فطرت سے قریب ہونے کی نشانی ہے اور اسی وجہ سے انھوں نے نہ صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی معرفت حاصل کی بلکہ "خلیل اللہ" کہلائے اسکے علاوہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ بعثت سے پہلے غارِ حرا میں تین سال تک یکسو رہے، اسی طرح ایک مومن بھی ہر نماز میں خشوع وخضوع کے ذریعے یکسو ہونے کی صلاحیت حاصل کرتا ہے جسے قرآن کریم کامیابی کی دلیل مانتا ہے:

ترجمہ: 'یقیناً ایمان والوں نے فلاح پالی(۱)وہ جو اپنی نماز میں خشوع اختیار کرتے ہیں(۱)'[5]

خشوع ایک عمیق دینی تجربہ ہے جو نماز یا عبادت کی حالت میں قلب و ذہانت کی یکسوئی اور خالی پذیرائی کو ظاہر کرتا ہے۔ یہاں آپ نے خشوع کی مختلف جوانبوں پر باتیں کی ہیں جو اس عمل کی دلی اور جسمانی فوائد کو مظبوط کرتی ہیں۔

خشوع کا تجربہ نماز یا عبادت میں ارادتاً وسوسوں اور سوچوں سے دل کو پاک اور محفوظ رکھتا ہے، اور اس کے ذریعے انسان اللہ کی تعظیم اور جلالت کا احساس کرتا ہے۔ آپ نے سجدہ، قبلہ کا تعین، سجدے کی کیفیت، تفکر اور تہجد کے ذریعے بھی خشوع حاصل ہونے کی بات کی ہے جو دینی عملات میں مزید خصوصیت اور وقار پیدا کرتا ہے۔

یہ ذہنی اور قلبی یکسوئی جسمانی اور روحانی بیماریوں کے خلاف مدافعت کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ یہاں ذکر کرنا مھم ہے کہ ایسی دینی عملات کی مداومت اور پیشگوئی سے یہ فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

خشوع کا تجربہ ایک شخص کو دینی اور ذہانتی تربیت دینے والا اہم اجزاء میں سے ایک ہے

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب انسان کا دھیان کہیں اور ہوتا ہے تو آسان کاموں میں بھی اسے زیادہ وقت لگتا ہے جیسے طلبہ کا سبق یاد کرنا وغیرہ اسکے علاوہ بہت زیادہ امیدیں اور خواہشات انسان کے ذہن کو پراگندا کردیتی ہیں اسطرح انسان یکسو نہیں رہتا۔

جبکہ ایک وقت میں ایک ہی چیز پر توجہ مرکوز کرنا ایک سپر پاور ہے جس کے ذریعے سے انسان کئی گنا زیادہ مثبت تخلیقی اور تعمیری صلاحیتیں حاصل کرلیتا ہے اور ریکی نظریہ کے مطابق یہی یکسوئی بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت اور بہترین علاج ہے جسے ڈاکٹر یوسوئی نے "کوراما پہاڑ" پر اکیس دن مراقبہ کرکے حاصل کیا تھا اور انکے بنائے ہوئے پانچ اصول جو کہ ہر مذھب کے بنیادی اصول بھی ہیں انسان کو فطرت سے قریب کرتے ہیں اور اسطرح وہ بیماریوں سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔

مراقبہ اور یکسوئی کے ذریعے ریکی معالج کی شفائی قوت میں بھی اضافہ ہوتا ہے اور اسطرح وہ خود کو یکسوئی کے ساتھ فطرت سے ہم آہنگ کرکے علاج کی افادیت کو بڑھاتا چلا جاتا ہے اور نہ صرف اپنی قوتِ مدافعت میں اضافہ کرتا ہے بلکہ اپنے مریض کو بھی باذن اللہ جلد صحت یاب کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے

۴۔ ریکی اور دعا

عمومی طور پر ریکی کو دعا کا متبادل بھی کہا جاسکتا ہے کیونکہ ریکی میں ذہنی شفا بخشی یا ذہنی ارتکاز کے ذریعے توانائی کو طاقتِ مطلق سے وصول کرکے اپنے مقصد سے ہم آہنگ کرنے کی ایک کوشش ہوتی ہے یعنی اعلیٰ ترحقیقی قوت کو اپنا مسئلہ روانہ کردیتے ہیں، خود توانائی کو استعمال کرنے کی کوشش نہیں کرتے بلکہ توانائیوں کو ہم آہنگ کرنے کے لئے توجہ مرکوز کرتے ہیں پھر اگر وہ کام قادرِ مطلق کے منصوبے میں شامل ہوتا ہے اور متعلقہ فرد کی بہتری میں ہے تو ہو جائے گا، اسی طرح تمام مذاھب کے پیروکار بھی اپنی حاجات کے لئے خدا سے دعا مانگتے ہیں، شریعتِ اسلامی کی تعلیمات میں ہمیں دعا کے متعلق رہنمائی عطا کی گئی ہے:

ترجمہ: 'روایت کی ابوہریرہؓ سے، کہا: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بارے میں میرا بندہ جو بھی گمان کرتا ہے، میں (اسے پورا کرنے کیلئے) اسکے پاس موجود ہوتا ہوں اور جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اسکے ساتھ ہوتا ہوں'۔[6]

ایک مسلمان دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق قائم کرتا ہے، دعا کی طرح ریکی طریقہ علاج میں بھی ہمیں نتائج سے بے نیاز رہنا چاہئے، ہمیں صرف وہی کرنا چاہئے جو ہم کرسکتے ہیں کیونکہ نتائج ہمارے بس میں نہیں ہیں، ممکن ہے مریض کی جسمانی بافتیں بہت زیادہ متاثر ہوچکی ہوں یا مریض کا آخری وقت آپہنچا ہو، شفا بخشی کی کوشش کرنا معالج کا فرض ہے لیکن شفاء معالج کے ہاتھوں میں نہیں ہے۔

۵۔ فطری طریقہ علاج

اسلام دینِ فطرت ہے جو ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں راہنمائی فراہم کرتا ہے گو کہ ریکی طریقہ علاج غیر مسلموں کا دریافت کردہ ہے مگر فطرت سے قریب ترین طریقہ علاج ہے چونکہ انسان فطرت پر پیدا ہوا ہے اسلئے اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے سے وہ زندگی گزارنے کے فطری طریقے سیکھتا ہے اسلئے اسلامی تعلیمات کا جائزہ لینے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اگر ایک مسلمان صرف اسلامی طرزِ زندگی اپنالے تو بہت سی بیماریوں سے تو وہ محفوظ ہی رہتا ہے، کھانے پینے، سونے جاگنے، وضو، نماز اور روزہ وغیرہ کے

مسنون طریقوں کے ذریعے نہ صرف اسے یکسوئی حاصل ہوتی ہے بلکہ انہی سنت طریقوں میں خود علاجی (self treatment) کے طریقے بھی موجود ہیں جو اسے روزانہ قوتِ مدافعت فراہم کرتے ہیں اور بیماریوں سے محفوظ رکھتے ہیں مثلاً اول رات میں سونا، فجر کے بعد جاگتے رہنا، طلوع و غروبِ آفتاب سے قبل مسنون اذکار، دوپہر کے کھانے کے بعد قیلولہ کرنا، رات کے کھانے کے بعد چہل قدمی کرنا، کھانا کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ دھونا اور قلی کرنا، رات کو بستر جھاڑ کر سونا، دائیں کروٹ سونا، بیٹھ کر پانی پینا، دن میں کئی بار مسواک کرنا اور سنت غذاؤں کا استعمال وغیرہ۔ لیکن اس طرزِ زندگی کے باوجود انسان اگر کبھی بیمار ہو جائے تو بھی اسے فطرت ہی کی طرف لوٹنا چاہئے اور غیر فطری علاج سے بچنا چاہئے۔

انسان میں فطری طور پر اندرونی خودکار طریقہ علاج موجود ہے اور بغیر کسی تربیت یا رہنمائی کے اگر کسی انسان کو (خواہ بڑا ہو یا بچہ، عقلمند ہو یا کم عقل) جب چوٹ لگتی ہے تو فطری عمل کے ذریعے اور لاشعوری طور پر اسکے دونوں ہاتھ چوٹ کے مقام پر پہنچ کر ازالے کے لئے کوشش اور مدد شروع کر دیتے ہیں، انسان کا یہی عمل ریکی توانائی کے ذریعے تکالیف دور کرنے کا فطری مظاہرہ ہے جسے ریکی کی تربیت حاصل کر کے مزید ترقی دی جاسکتی ہے۔

دنیا میں کوئی دوسرا طریقہ علاج ریکی سے زیادہ آسان نہیں کیونکہ معالج جہاں کہیں بھی ہو ریکی اسکے ساتھ ہوتی ہے، جسم کے کسی بھی حصّے میں درد ہو، کوئی خوف یا پریشانی ہو یا اچانک طبیعت خراب ہو جائے یا تھکاوٹ محسوس ہو تو اپنے آپ کو ریکی کر کے فوری طور پر سکون پہنچا سکتے ہیں، اس سب کے علاوہ ریکی طریقہ علاج صرف بیماری سے آرام دینے کا ہی طریقہ نہیں ہے بلکہ اس کے ذریعے سے محبت اور شفقت بھی منتقل ہوتی ہے۔[7]

ریکی طریقہ علاج اور طبِ نبویؐ کے مشترکات اور مستقبل

1. **اعمال النبی ﷺ**

ہمیں ہر شعبہ زندگی کے متعلق رہنمائی سیرت النبی ﷺ سے ملتی ہے اسی لئے آپؐ کی حیاتِ مبارکہ میں ہمارے لئے بہترین نمونہ موجود ہے بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کو طب کے علاوہ دیگر علوم پر بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رہنمائی حاصل تھی،

اللہ ربّ العزت نے خود اس امر کی تصدیق قرآن مجید میں فرمائی ہے:

ترجمہ: ’ اللہ تعالیٰ نے تجھ پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور تمھیں ان باتوں کا علم دیا گیا ہے جو تم نہیں جانتے تھے (۲) اور اللہ تعالیٰ کا تم پر بہت زیادہ فضل ہے‘۔[8]

قرآن مجید سراسر رحمت و شفا ہے اور آنحضور ﷺ نے اپنے اقوال و افعال کے ذریعے ہمیں اس سے فائدہ اٹھانے کا سلیقہ سکھایا ہے جیسے حضور ﷺ ہمیشہ شہد پیا کرتے تھے اور اپنی دنیاوی زندگی میں کبھی بیمار نہ ہوئے اور دن میں بارہا مسواک کرنے سے صحت مند زندگی کی صورت میں ایک بہترین طرزِ سنت ہمیں دیا اسی طرح آنحضور ﷺ نے ہمیں مریضوں کی خوراک سے لے کر بیماریوں کے پھیلاؤ اور انکی روک تھام کے طریقوں تک ہماری رہنمائی فرمائی، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

ترجمہ: ’جو قرآن ہم نازل کر رہے ہیں وہ مومنوں کے لئے تو شفا اور رحمت ہے۔ البتہ ظالموں کو بجز نقصان کے اور کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔‘[9]

یعنی اس سے مراد یہ ہے کہ بیماریاں ہمارے ہی اعمالِ بد اور ظلم و زیادتی کی وجہ سے آتی ہیں لیکن اسکے ساتھ ہی ہمیں یہ رہنمائی بھی دی گئی ہے کہ کوئی بیماری بھی لاعلاج نہیں ہے اور بیماری کی صورت میں وقتاً فوقتاً مختلف طریقہ ہائے علاج کو اپنایا جاسکتا ہے مثلاً ایک حدیثِ مبارکہ میں فرمایا گیا ہے:

ترجمہ: ’بیان کیا حضرت ابو ہریرہؓ نے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ’کوئی بھی بیماری اللہ نے ایسی نہیں اتاری جسکی دوا بھی نہ اتاری ہو.‘[10]

اسکا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے ساتھ اسکی شفا بھی نازل فرمائی ہے البتہ طریقہ علاج مختلف ہو سکتے ہیں، عموماً روایتی طریقہ علاج سے وابستہ افراد کا خیال ہے کہ ان کے مخصوص طریقہ علاج ہی بیماریوں سے شفا کا ذریعہ ہو سکتے ہیں اسلئے وہ دوسرے تمام روایتی اور غیر روایتی طریقوں کو رد کرتے ہیں لیکن حقیقت اسکے برعکس ہے کیونکہ بیشمار تجربات سے یہ بات واضح طور پر پتہ چلتی ہے کہ بعض اوقات روایتی طریقہ علاج سے مکمل مایوسی کے بعد کسی غیر روایتی طریقے سے مریض کو شفا حاصل ہو جاتی ہے اسلئے یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ علاج محض سبب کے طور پر کیا جائے جبکہ شفا من جانب مسبب الاسباب ہو گی، البتہ اسکے طریقہ علاج میں کوئی شرکیہ الفاظ نہیں ہونے چاہئیں جیسا کہ حدیثِ مبارکہ ہماری رہنمائی کرتی ہے۔

ترجمہ: ’حضرت جابرؓ نے روایت کی رسول کریم ﷺ سے کہ آپؐ نے فرمایا:

'ہر بیماری کی کوئی دوا ہے، جب بھی کوئی دوا بیماری پر ٹھیک ٹھیک بٹھادی جاتی ہے تو اللہ کے اذن سے مریض ٹھیک ہو جاتا ہے۔' [11]

نبویؐ طریقہ علاج2.

آپ ﷺ کا طریقہ علاج امراض میں تین انداز پر مشتمل ہوتا ہے:[12]

۱۔ پہلا طریقہ: علاج بالا دویہ (طبی دواؤں کے ذریعہ مرض کا دور کرنا)

۲۔ دوسرا طریقہ: علاج بالادعیہ (دعا اور جھاڑ پھونک کے ذریعہ مرض دور کرنا)

۳۔ تیسرا طریقہ: علاج بالا مرین (دونوں چیزوں سے مرکب طریقہ سے مرض دور کرنا)

جیسا کہ ہم پہلے ہی انسانی وجود کا تجزیہ کرتے ہوئے دیکھ چکے ہیں کہ انسانی وجود کے دو حصّے ہیں، مادی وجود اور روحانی وجود۔

مادی وجود کے امراض کی شفاء کے لئے علاج بالا دویہ ہے اور روحانی وجود کے امراض کی شفاء کے لئے علاج بالا دعیہ ہے

قرآن مجید میں بھی دونوں کا ذکر موجود ہے

ا۔ علاج بالا دویہ

نبی کریم ﷺ نے طبی دواؤں اور غذاؤں کے ذریعے سے علاج کرنے کی رہنمائی فرمائی ہے اسی طرح سے قراان کریم میں بھی خاص طور پر شہد کی مکھی کے نام سے ایک پوری سورت نازل فرمائی اور اسکے شہد بنانے کا پورا طریقہ کار وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے، ساتھ ہی شہد کو لوگوں کے لئے شفا بتا دیا گیا ہے جو علاج بالا دویہ کی بہترین مثال ہے.

ترجمہ: 'اور ہر قسم کے میوں سے کھا اور اپنے رب کے آسان کئے ہوئے راستوں پر چلتی رہ، ان کے پیٹ سے وہ مختلف برنگوں کا مشروب نکلتا ہے اور جس میں لوگوں کے لئے شفا ہے سوچنے سمجھنے والوں کے لئے اس میں بڑی نشانی ہے۔'[13]

ب۔ علاج بالادعیہ

جس طرح انسان کے مادی جسم کا علاج مادی چیزوں میں رکھا گیا ہے اسی طرح سے روحانی وجود کا علاج بھی قرآنی آیات، رقیہ اور دعاؤں میں رکھا گیا ہے جس کی وضاحت قرآن وحدیث میں موجود ہے مثلاً:

ترجمہ: 'اور ہم وہ قرآن نازل کر رہے ہیں جو مومنوں کے لئے تو شفا اور رحمت کا سامان ہے۔ ظالموں کو بجز نقصان کے اور کسی چیز کا اضافہ نہیں ہوتا۔'[14]

سورہ فاتحہ کا ایک نام سورہ شفاء بھی ہے، اسکے علاوہ علاج بالا مرین کا تذکرہ حدیثِ نبویؐ میں بھی موجود ہے یعنی جسمانی بیماریوں کا علاج مادی اشیاء سے جبکہ روحانی یا ذہنی بیماریوں کا علاج غیر مادی چیزوں (قرآن یا دعا) سے کیا جاتا ہے

ج۔ علاج بالا مرین

انسانی جسم چونکہ مادی اور روحانی وجود کا مرکب ہے اسلئے جب یہ جسم کسی بھی سطح پر بیمار ہوتا ہے خواہ وہ مرض جسمانی ہو یا روحانی، اسکے علاج کے لئے بھی مرکب طریقہ علاج اپنایا جاسکتا ہے جس کی تصدیق درج ذیل حدیث کرتی ہے:

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "دو شفا والی چیزیں اختیار کرو شہد اور قرآن۔'[15]

یعنی اس حدیث میں مادی اور روحانی دونوں بیماریوں کا علاج موجود ہے، لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ کوئی بیماری بھی لاعلاج نہیں ہے جیسا کہ ایک اور حدیثِ مبارکہ میں فرمایا گیا ہے:

ترجمہ: 'ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسی بیماری اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نہی اتاری جسکی دوا بھی نہ اتاری ہو"[16]

3. ریکی طریقہ علاج اور طبِ نبویؐ کا موازنہ

انسان کا پیدائشی فطرت پر زندگی گزارنا، عبادات میں خشوع وخضوع کے ذریعے یکسوئی حاصل کرنا، قلبی درستگی (بمطابق حدیث وَھِیَ قَلبُ [17]) کے ذریعے جسمانی درستگی حاصل کرنا اور اخلاق وکردار کی اصلاح اور عبادات میں خالص یکسوئی کے ذریعے نفسِ مطمئنہ کا حصول ہی انسان کو جسمانی وروحانی اصلاح فراہم کر سکتا ہے اور اگر انسانی جسم یا روح کبھی کسی وجہ سے اعتدال سے ہٹ جائیں یا بیمار ہو جائیں تو بھی فطرت کی طرف لوٹنا ہی مناسب حل ہو سکتا ہے، جسم یا روح کو اندمال کرنے اور اعتدال میں لانے کے

لئے معالج، مریض اور علاج کا طریقہ کار سب سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں اس تکون کو اگر فطرت سے ہم آہنگ کر دیا جائے اور اسکو غیر نصابی انداز میں تجرباتی طور پر پرکھا جائے تو مثبت نتائج بر آمد ہو سکتے ہیں۔

چونکہ طبِ نبویؐ اور ریکی طریقہ علاج دونوں ہی فطری اور بے ضرر طریقہ علاج ہیں اسلئے کافی حد تک مماثلت رکھنے کی وجہ سے انکو عمل میں ڈھالا جا سکتا ہے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ان تینوں کو ایک مرتبہ پھر اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دیکھتے ہیں تاکہ ریکی طریقہ علاج اور طبِ نبوی کے مشترکات کا وسیع النظری سے جائزہ لیا جا سکے۔

ا۔ معالج

حقیقت یہ ہے کہ ریکی کی محض مشق کرنا شفایابی نہیں ہے، ریکی کا نظام مراقبہ، سانس کی مشق، علامتیں اور پانچ اصول سکھاتا ہے جو زندگی کے رہنما خطوط ہیں، ان پر مسلسل عمل پیرا ہو کر ہی معالج بیماریوں کی اصلاح اور اندمال کا کام بخوبی کر سکتا ہے

کسی بھی بیماری کے علاج کے لئے معالج کا کردار اور اخلاص خاص اہمیت کا حامل ہوتا ہے کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ کبھی تو کسی مخلص معالج کی دلجوئی اور چند باتیں ہی مریض کی آدھی بیماری دور کر دیتی ہیں اسکے علاوہ معالج کی بہترین رہنمائی امراض کی شفا میں اہم کردار ادا کرتی ہے امراض کے علاج سے متعلق ہمیں بہترین رہنمائی حدیثِ مبارکہ سے ملتی ہے:

جیسا کہ یہ حادثہ حضرت عائشہ بنت سعد رضی اللہ عنہا اور ان کے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے درمیان واقع ہونے والا ہے جس میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو مکہ میں سخت بیماری مبتلا ہو گئی تھی۔

حادثہ میں ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی بیماری کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی فلاح کی دعا کے لیے آمد کرنے پر دعوت دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے والد کی وصیت کا حکایت کیا ہے، جس میں والد نے اپنی مالی حالت اور وراثت کے حوالے سے سوال کیا۔

وصیت کے دوران حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا وہ اپنی دو تہائی مال کی وصیت کر سکتے ہیں اور صرف ایک لڑکی کو وارث چھوڑ سکتے ہیں۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک تہائی کرنا بھی بہت ہے، لیکن حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے دو تہائیوں کی وصیت کی اور ایک تہائی اپنی لڑکی کے لیے چھوڑ دی اور دوسری تہائی کو خیرات کے طور پر دیا۔

حادثے کے آخر میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے سر اور پیٹ پر اپنا ہاتھ رکھا اور دعا کی کہ اللہ تعالی سعد کو شفا عطا کریں اور ان کی ہجرت کو کامیاب بنائیں۔

یہ حادثہ اظہار کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور رحمت ہر شعبہ میں محسوس ہوتی تھی، اور وہ اپنے صحابہ کی فلاح و دنیا و آخرت کی کامیابی کے لئے دعا کرتے تھے۔[18]

اس حدیثِ مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے علاج سے پہلے عام معمولاتِ زندگی کے بارے میں مکمل رہنمائی عطا فرمائی، پھر اپنا دستِ مبارک پھیر کر علاج فرمایا اور سعدؓ کے لئے دعا بھی فرمائی، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ معالج صرف شفا کے لئے مختلف طریقہ کار ہی نہیں اپناتا بلکہ اپنے مریض کی ہر خیر کی طرف رہنمائی کر کے اس کے لئے دعا گو بھی ہوتا ہے یعنی انتہائی اخلاص کے ساتھ اپنے مریض سے ایک خاص تعلق قائم کرتا ہے۔

اسی طرح سے ریکی طریقہ علاج میں بھی معالج یوسوئی کے پانچ اصولوں پر عمل کرتے ہوئے نہ صرف اپنی اصلاح کا کام جاری رکھتا ہے بلکہ اسطرح سے وہ بہترین انداز میں فطرت سے ہم آہنگ ہو کر ریکی توانائی کے ذریعے اپنے مریض کے اندمال واصلاح کے عمل کو اخلاص کے ساتھ مثبت انداز میں بخوبی سرانجام دیتا ہے اور مریض کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہ کر روزانہ کی بنیاد پر ہاتھ سے چھو کر یا فاصلاتی علاج میں دعا، بہترین رہنمائی اور شگفتہ باتوں کے ذریعے فطری انداز میں شفا کے اندمالی عمل کو باذن اللہ کامیابی سے ہمکنار کرتا ہے۔

۲۔ مریض

معالج کے علاوہ مریض کا بھی فطرت سے قریب ہونا اسے جلد صحت یاب کر دیتا ہے جس کی مثال ڈاکٹر یوسوئی کا گداگروں کی بستی میں کئی سال تک علاج کرنے کے باوجود انکی حالت کا نہ بدلنا تھا، اسی طرح سے بعض احادیثِ مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نہ صرف دوسروں کے علاج کے لئے رہنمائی فرماتے بلکہ اپنے روزمرہ معمولاتِ زندگی میں کچھ ایسے اعمال سرانجام دیتے جو منفی اثرات سے پاک کر کے شفاوبرکت کا باعث ہوتے اور یہی اعمال آج ہمارے لئے سنت، شفااور ثواب کا باعث بھی ہیں مثلاً: ترجمہ: 'عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوتے تو معوذات پڑھ کر اپنے اوپر دم کیا کرتے (ایسے کہ ہوا کے ساتھ کچھ تھوک بھی نکلتا) پھر جب (موت کے مرض میں) آپ کی تکلیف زیادہ ہوگئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر آپؐ کے ہاتھوں سے برکت پانے کی امید میں آپکے جسم مبارک پر پھیرا کرتی تھی۔ نبی اکرم ﷺ ہر رات جب اپنے بستر پر آرام فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس (تینوں سورتیں مکمل) پڑھ کر ان پر پھونکتے اور پھر جہاں تک ممکن ہوتا اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ پہلے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرتے اور سامنے کے بدن پر، آپ اس عمل کو تین مرتبہ کیا کرتے تھے۔'[19]

اسی طرح سے درج ذیل حدیث میں جہاں معالج کے لئے امید اور حوصلہ موجود ہے وہاں مریض کو بھی تسلی دی گئی ہے:

ترجمہ 'حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

'اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی بیماری ایسی نہیں اتاری جسکی دوانازل نہ کی ہو'[20]

اسلامی نکتہ نگاہ میں نہ صرف معالج کا پرخلوص رہنا ضروری ہے بلکہ مریض کے لئے بھی پرہیز کے اصولوں کو اپنا کے فطری طریقہ زندگی گزارنا بہت ضروری ہے تاکہ وہ جلد شفایاب ہو سکے کیونکہ جسمانی صحت کے لئے روحانی صحت بہت ضروری ہے، اسی لئے ڈاکٹر یوسوئی نے خود فطری زندگی گزارنے کے باوجود گداگروں کی بستی میں اپنے طریقہ علاج کو ناکام ہوتے ہوئے دیکھ کر زندگی گزارنے کے پانچ اصول وضع کئے جن پر عمل کرنے سے مریض جلد صحت یاب ہو جاتا ہے اسی طرح سے حدیثِ مبارکہ میں بھی واضح طور پر جسمانی اصلاح کے لئے قلب کی اصلاح (وَھِیَ قَلْب) کو ضروری قرار دیا گیا ہے، اسطرح سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ریکی طریقہ علاج اور طبِ نبوی میں کافی حد تک مماثلت پائی جاتی ہے کیونکہ یہ دونوں طریقہ ہائے علاج فطرت سے ہم آہنگ اور ہر طرح کے مضر اثرات سے پاک ہیں۔

۳۔ علاج کا طریقہ کار

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ علاج کے طریقے مختلف ہوسکتے ہیں مگر شِفَا مِنْ جَانِبِ اللہ ہے، کبھی ہاتھ سے مس کر کے، کبھی فاصلاتی علاج کے ذریعے، کبھی دواوں اور جراحی سے اور کبھی دعا کے ذریعے، کبھی حجامہ سے اور کبھی داغنے کے ذریعے، لیکن شفا اسی وقت ملتی ہے جب حکمِ الٰہی ہوتا ہے، مختلف احادیثِ مبارکہ میں بھی نہ صرف علاج معالجے کے مختلف طریقے بتائے گئے ہیں بلکہ ان میں سے بہترین کی طرف رہنمائی بھی کی گئی ہے مثلاً:

ترجمہ: 'حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے سنا، انہوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا، فرمایا اپؐ نے اگر تمہاری دواوٴں میں کسی میں بھی بھلائی ہے یا یوں کہا کہ تمہاری (ان) دواوٴں میں کوئی بھلائی ہے تو پچھنا لگوانے میں یا شہد پینے میں ہے اور آگ سے داغنے میں ہے وہ اگر مرض کے مطابق ہو اور آگ سے داغنے کو میں ناپسند کرتا ہوں'[21]

اسکا مطلب یہ ہے کہ علاج معالجے کا کوئی بھی طریقہ کار استعمال کیا جاسکتا ہے البتہ داغنے کو ناپسند کیا گیا ہے، اسکے علاوہ شفا کسی خاص طریقہ کار میں نہیں ہے بلکہ اذنِ الٰہی میں ہے، اسی لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ماسوا سے کسی صورت امید نہیں لگائی جاسکتی اور جب طریقہ علاج بیماری کے موافق ہو جاتا ہے تو مریض کو شفا مل جاتی ہے جس کی وضاحت حدیث مبارکہ سے ہوتی ہے:

ترجمہ: 'حضرت جابرؓ نے روایت کی ہے رسول کریم ﷺ سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'ہر بیماری کے لئے کوئی دوا ہے، جب بھی کوئی دوا بیماری پر ٹھیک بٹھادی جاتی ہے تو اللہ کے اذن سے مریض ٹھیک ہو جاتا ہے۔'[22]

درج بالا نکات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر معالج، مریض اور علاج کے طریقہ کار کو قدرت کے بنائے ہوئے فطری قوانین سے ہم آہنگ کر دیا جائے تو اخلاص کی بنیاد پر انسانیت کی اصلاح اور بیماریوں کی شفا کا کام بہتر انداز میں سرانجام دیا جاسکتا ہے

تبصرہ:

میری تحقیق اور میرے سولہ سالہ تجربہ کی بنیاد اخلاص، انسانیت کی فلاح اور ریکی طریقہ علاج کو اسلامی تعلیمات سے مربوط کرنے پر ہے بلکہ بے جانہ ہوگا اگر یہ کہا جائے کہ مَس کر کے علاج کرنا، یکسوئی اور دعاسے مریض کا علاج کرنا در حقیقت تقریبا چودہ صدی پہلے اسلامی شعار تھا البتہ اس پر مزید تحقیق ایک صدی پہلے جاپان میں ہوئی ، آج میں نے انکی تحقیق کو دوبارہ اسلام کے ساتھ مربوط کر کے خلا کو پُر کرنے کی کوشش کی ہے، اس میدان میں ابھی مزید تحقیق کا وسیع میدان موجود ہے لہذا ریکی طریقہ علاج کی تاریخ، فلسفہ اور ریکی طریقہ علاج کے استعمالات کو اسلامی تناظر میں جانچنے کے لئے مزید تحقیقی کام کرنے کی ضرورت ہے نیز علمائے کرام اور اسلامی اسکالرز کو بھی اس ضمن میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے اس میدان میں مکمل علم حاسل کر کے مزید فتاویٰ دینے کی ضرورت ہے تاکہ شکوک وشبہات دور ہوں اور مزید تحقیق کی راہیں ہموار ہوں۔

ریکی اور طبِ نبوی ﷺ کا مستقبل 4.

اس کرہ ارض پر کامیاب زندگی گزارنے کے لئے زندگی کی اصل روح کو سمجھنا ہوگا کیونکہ زندگی میں امن، سلامتی اور کامیابی کے حصول کے لئے لوگوں کو مثبت تبدیلیاں لانے کی ترغیب دے کر دنیا کو ایک قابلِ عمل مستقبل کی طرف قدم اٹھانے کی رہنمائی دینا ہوگی، اس مقصد کے حصول کے لئے مثبت اندازِ فکر اپنانے اور شفایابی کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے ریکی طریقہ علاج کا فلسفہ سمجھنے اور اسکی عملی مشق کرنے سے ہی ہم اپنے آپ کو اور دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں

علمِ طب کے اصولِ ثلاثہ (حفظانِ صحت، مرض واذیت کا تدارک اور موادِ فاسدہ کا انسانی جسم سے نکال پھینکنا) کو قرآن کریم کی روشنی میں سمجھنے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ شریعتِ اسلامی جو دنیا وآخرت کی بھلائی کی ضامن ہے وہ نہ صرف اصلاحِ قلوب اور انسانی جسم کی اصلاح کرتی ہے بلکہ کلی طور پر تمام جسمانی آفات کا دفاع بھی کرتی ہے اور فطرتِ انسانی کے عین مطابق ہے اسی طرح سے ریکی طریقہ علاج کا طبِ نبویؐ سے موازنہ کرنے کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ طبِ نبوی کی طرح ریکی بھی انسانی فطرت و مزاج سے ہم آہنگ طریقہ علاج ہے جو نوعِ انسانی کی بہبود و بہتری کے لئے استعمال ہو سکتی ہے اسلئے جب بنیادی اقدار مشترک ہوں تو تحقیق کا دائرہ کار وسیع ہو جاتا ہے۔

اب جبکہ جدید سائنس نے غیر نباتی طرزِ علاج کو فروغ دے کر علاج معالجے کی فوری طبی سہولیات کے ساتھ ساتھ انسانی صحت کے لئے مضر اثرات کی صورت میں بے شمار مسائل بھی پیدا کر دیئے ہیں تو اب ساری دنیا میں ایک متبادل طرزِ علاج کی راہ ہموار ہوتی نظر آرہی ہے اور انسانیت ایک بار پھر اپنی فطرت کی طرف لوٹ رہی ہے، البتہ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ریکی طریقہ علاج کسی بھی طرح سے طبی علاج کا متبادل نہیں ہے بلکہ یہ ایک متبادل طریقہ علاج ہے جو بیماری میں فائدہ مند ہوتا ہے، یہ ایک اضافی دوا (complementary medicine) ہے ریکی طریقہ علاج کا تعلق میڈیکل سائنس یا طبیعات سے نہیں بلکہ نفسیات اور مابعد الطبیعات سے ہے جس کی اثر انگیزی کو تجربہ کے ذریعے آسانی سے تسلیم کر کے عمل میں لایا جاسکتا ہے

ہر شخص اگر اپنے معمولاتِ زندگی میں ریکی توانائی کو اسطرح شامل کر لے جیسے دانتوں کو برش یا مسواک کی جاتی ہے تو جسطرح دانتوں کو برش کرنا منہ کو منفی قوتوں اور جراثیم سے پاک رکھتا ہے، دانت مضبوط اور صاف رہتے ہیں اسطرح خود کو ریکی دینا بھی ہمیں منفی قوتوں سے آزاد کرتا ہے جن میں ذہنی خلفشار، بیماریاں اور خارجی آلودگیاں وغیرہ شامل ہیں یعنی ریکی ہماری زندگی میں ایک اچھی عادت کی طرح شامل ہو جاتی ہے، منفی سوچ اور منفی جذبات ہمارے جسمانی اور روحانی توازن کو بگاڑ دیتے ہیں جس سے بیماریاں جنم لیتی ہیں مثلاً غصہ، بے صبری، چڑچڑاپن، اعصابی کمزوری، ناامیدی، فکرمندی، نفرت، حسد، جلدبازی، مایوسی، افسردگی، خوف، عدم برداشت، بے بسی کا احساس، لالچ، اناپرستی، خودغرضی، غیر مستقل مزاجی اور ذہنی انتشار وغیرہ۔ ان اخلاقی برائیوں میں مسلسل مبتلا رہنے سے کوئی بھی انسان عدم توازن کا شکار ہو جاتا ہے، یہ منفی ذہنی اعمال ہمارے غیر مادی جسم میں ہلچل پیدا کر دیتے ہیں جو ہمارے مادی جسم کے گلینڈز پر اثرانداز ہو کر انکی سرگرمیوں کو معمول سے ہٹا دیتے ہیں اور انسان کسی نہ کسی سطح پر بیمار ہو جاتا ہے، لہذا ریکی طریقہ علاج روحانی اور جسمانی سطح پر اندمال کر کے جسم میں توازن پیدا کرتا ہے

مواصلاتی دنیا کے انقلاب نے پوری دنیا میں علوم وفنون کے تبادلے کو آسان بنا دیا ہے اور تعلیم کے ساتھ ساتھ مختلف طبقہ ہائے فکر کے لوگوں نے دیگر علوم بھی سیکھنا شروع کر دیئے ہیں اور اب پوری دنیا میں ریکی طریقہ علاج کو بطورِ پیشہ بھی اپنایا جا رہا ہے اور اس سلسلے میں انتہائی مخلصانہ کوششیں ہو رہی ہیں جس کے کافی اچھے اثرات مرتب ہوئے ہیں اور لوگوں کا اعتماد قائم ہو رہا ہے کیونکہ ریکی طریقہ علاج فطرت سے قریب ہے اسلئے پوری دنیا کے علاوہ اب پاکستان میں بھی ریکی طریقہ علاج آہستہ آہستہ اپنی مقبولیت میں اضافہ کر رہا ہے، پاکستان میں کافی لوگوں نے بیرونی ملکوں امریکہ، کینیڈا، یوکے اور انڈیا سے ریکی ماسٹر کا کورس کیا ہے اور اس کے فروغ کے لئے اہم کردار ادا کر رہے ہیں اور کافی لوگوں کو اسکی تربیت بھی دے رہے ہیں اسلئے امید کی جاتی ہے کہ جلد ہی پوری دنیا جدید طب کے ساتھ ساتھ ریکی طریقہ علاج کے فیض سے بھی مستفید ہوگی۔

اسکے علاوہ خاص طور پر طبی میدان کے اس شعبے میں تحقیق کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ بیماری، جہالت اور اخلاقی برائیوں کی دلدل میں گھری انسانیت کو نہ صرف جسمانی، روحانی اور اخلاقی طور پر مثبت طرزِ زندگی کی طرف لایا جائے بلکہ انسانوں کو فطری طریقہ زندگی پر لا کر خالقِ حقیقی سے جوڑا جائے جو ہمارے دنیا میں آنے کا اصل مقصود ہے یعنی کُنتُمْ خَیرَ اُمَّۃٍ[23] کے مقصد کو پانے کی ایک حقیر کاوش ہو سکتی ہے لہٰذا ریکی طریقہ علاج کو طبی نکتہ نگاہ کے علاوہ اصلاحِ معاشرہ، انسانیت کی فلاح اور اخروی کامیابی کے لئے علاج یا معالج کے طور پر عمل کا حصہ بنانا بہتر مستقبل کی راہیں متعین کر سکتا ہے۔

ترجمہ: ’ اور جو کوئی اللہ پر توکل کرے گا اسکو اللہ تعالیٰ ہی کافی ہو گا۔‘[24]

---

[1] النور۲۴:۳۵

[2] بخاری، الصحیح البخاری،، کتابُ تفسیرِ القرآنِ، باب قولہ[اِنَ اللہ عِندَہ عِلمِ السَاعۃ]حدیث۴۷۷۷

[3] البقرۃ۲: ۱۶۵

4 العنکبوت:۴۵

[5] المؤمنون ۲۳: ۲،۱

[6] مسلم,الصحیح المسلم، کتاب الذِکرِ والدعاءوالتوبہ والا ستغفار،باب فُضلِ الذکرِ والدُعاءوالتقرب الی اللہ تعالی، حدیث۶۸۲۹

7 بوڈو۔جے۔بیگنسکی اور شلائلہ شرمون، ’ریکی، حیات کی عالمگیر توانائی‘، مترجم: جسٹس(ر) محمد رضا خان، ص:۴۸

[8] النسآء ۴: ۱۱۳

[9] الإسراء۱۷: ۸۲

[10] بخاری، الصحیح البخاری، کتَابُ الطب، باب ما اَنزل اللہ داءالاَ اَنزَل لَہ شفَاء، حدیث۵۶۷۸

[11] مسلم، صحیح مسلم، کتَابُ السَّلَام، بَابٌ لِکُلِّ دَاء دَوَاءٌ وَاسْتِحبَاب التَّدَاوي، حدیث۵۷۴۱

12 طبِ نبوی، ابن القیم الجوزیہؒ، مترجم: حکیم عزیز الرحمٰن اعظمی، ص ۳۹،۴۰

[13] النحل ۱۶: ۶۹

[14] الإسراء ۱۷: ۸۲

[15] ابنِ ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید القزوینی، السنن، کتاب الطب، باب العسل، حدیث ۳۴۵۲، حکم: ضعیف۔ والصحیح موقوف(البانی)

[16] بخاری، الصحیح البخاری، کِتَابُ الطب، بَابُ ما انزل اللہ داء الا اَنزَل لَہ شفَاء، حدیث۵۶۷۸

17 بخاری، الصحیح البخاری، کتَابُ الإیمَان، بَابُ فَضْلِ مَنِ اسْتَبرَأَ لدینہ، حدیث۵۲

18 ایضا، کتَابُ المَرْضَی، بَابُ وَضْعِ الیَدِ عَلَی المَرِیضِ، حدیث۵۶۵۹

[19] بخاری، الصحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل المعوذات، حدیث ۵۰۱۷

[20] ایضا، کتاب الطب، باب ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء، حدیث ۵۶۷۸

[21] ایضا، کتاب الطب، باب الدواء بالعسل، حدیث: ۵۶۸۳

[22] مسلم، صحیح مسلم، کتاب السلام، باب لکل داء دواء واستحباب التداوي، حدیث ۵۷۴۱

[23] آل عمران ۳:۱۱۰

[24] الطلاق ۶۵: ۳